مرزا قادیانی کے دعوے اور ان کی تردید

ڈاکٹر مفتی عبدالواحد

- مفتی جامعہ مدنیہ لاہور
- رئیس دارالافتاء والتحقیق، لاہور

ناشر

جامعہ دارالتقوی

جامع مسجد الہلال چوبرجی پارک لاہور

ملنے کے پتے

لاہور

مکتبہ قاسمیہ

مکتبہ سید احمد شہید

ادارۂ اسلامیات

بک لینڈ

مکتبہ رحمانیہ

راولپنڈی

ادارۂ غفران ٹرسٹ

کتب خانہ رشیدیہ

کراچی

اسلامی کتب خانہ

مکتبہ ندوہ

ادارۃ الانور

ملتان

مکتبہ حقانیہ

ادارۂ تالیفات اشرفیہ

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین و علی آلہ و صحبہ اجمعین و خاتم النبیین۔

حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کے نئے نبی کا نہ ہونا اسلام کے مسلمہ عقائد میں سے ہے۔ اس کے برخلاف ماضی قریب میں مرزا غلام احمد قادیانی نام کے ایک شخص نے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ دعوائے نبوت کی مختصر تاریخ خود مرزا قادیانی کی زبانی ملاحظہ فرمائیے۔

ولایت کا دعویٰ اور خدا کا کلام کرنا

”اور خدا کلام اور خطاب کرتا ہے اس امت کے ولیوں کے ساتھ اور ان کے انبیاء کا رنگ دیا جاتا ہے، مگر وہ حقیقت میں نبی نہیں ہوتے کیونکہ قرآن کریم نے شریعت کی تمام حاجتوں کو مکمل کر دیا ہے۔“ (بحوالہ قادیانی مذہب ص 192)

مرزا قادیانی مہدی موعود ہے

”رسول کریم ﷺ کی پیش گوئیوں سے پتہ چلتا ہے کہ آئندہ بھی کئی تغیرات ہوں گے مہدی کے متعلق جو پیش گوئیاں ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی مہدی ہوں گے۔ ان مہدیوں میں سے ایک مہدی تو خود حضرات مرزا صاحب ہیں اور آئندہ بھی مہدی آ سکتے ہیں۔“ (بحوالہ قادیانی مذہب ص 200)

خدا کا مرزا کو اپنے کلام میں نبی و رسول کہنا

”یہ سچ ہے کہ وہ الہام جو خدا نے اس بندے پر نازل فرمایا اس میں اس بندہ کی نسبت نبی اور رسول اور مرسل کے لفظ بکثرت موجود ہیں۔ سو یہ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں...... مگر مجازی معنوں کی رو سے خدا کا اختیار ہے کہ کسی ملہم کو نبی کے لفظ سے یا رسول کے لفظ سے یاد کرے۔“ (بحوالہ قانی مذہب ص 193)

محدث ہونے کا دعویٰ

''میں نبی نہیں ہوں بلکہ اللہ کی طرف سے محدث (یعنی جس سے اللہ کلام کریں) اور اللہ کا کلیم ہوں تا کہ دین مصطفیٰ کی تجدید کروں۔'' (بحوالہ قادیانی مذہب ص 194)

مثیل مسیح علیہ السلام ہونے کا دعویٰ

''......وہ (یعنی محدث) اگر چہ کامل طور پر امتی ہے مگر ایک وجہ سے نبی بھی ہوتا ہے اور محدث کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی نبی کا مثیل ہو اور خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی نام پاوے جو اس نبی کا نام ہے۔''

''مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔'' (بحوالہ قادیانی مذہب ص 201)

مسیح موعود ہونے کا دعویٰ

''میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیش گوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانے میں ظاہر ہوگا۔'' (بحوالہ قادیانی مذہب ص 208)

''جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے اس کا ان ہی حدیثوں سے یہ نشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی ہوگا اور امتی بھی۔'' (بحوالہ قادیانی مذہب ص 208)

نبی ہونے کا دعویٰ

''اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے......مگر بعد میں خدا کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدے پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی''۔ (بحوالہ قادیانی مذہب ص:203)

''یہ دعا کہ **اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم** پس جب کہ خدا تمہیں یہ تاکید کرتا ہے کہ پنج وقت یہ دعا کرو کہ وہ نعمتیں جو نبیوں اور رسولوں کے پاس ہیں وہ تمہیں بھی ملیں۔ پس تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ کے وہ نعمتیں کیونکر پا سکتے ہو۔ لہٰذا ضرور ہوا کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبے پر پہنچانے کے لیے خدا کے انبیاء وقتاً بعد وقت آتے رہیں جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ۔ اب کیا تم خدا کا مقابلہ کرو گے بعد اس کے قدیم قانون کو توڑ دو گے۔'' (بحوالہ قادیانی مذہب ص 226)۔

مرزا کا شرعی اصطلاح کے مطابق نبی ہونے کا دعویٰ

مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان نے اپنی کتاب القول الفصل ص 33 پر لکھا:

''میں حضرت مرزا صاحب کی نبوت کی نسبت لکھ آیا ہوں کہ نبوت کے حقوق کے لحاظ سے وہ ویسی ہی نبوت ہے جیسے اور نبیوں کی۔ صرف نبوت کے حاصل کرنے کے طریقوں میں فرق ہے۔ پہلے انبیاء نے بلاواسطہ نبوت پائی اور آپ نے بالواسطہ۔'' (بحوالہ قادیانی مذہب 235)

اور مرزا محمود نے کتاب حقیقۃ النبوۃ ص 174 میں لکھا:

''پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے اس کے معنی سے حضرت (مرزا) صاحب ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں۔'' (بحوالہ قادیانی مذہب ص 240)

بروزی خاتم الانبیاء ہونے کا دعویٰ

''بروزی طور پر میں وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے (مرزا کی ایک کتاب) براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔ آں حضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں (ﷺ) پس اسی طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی کیونکہ محمد ﷺ کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی یعنی بہرحال محمد ﷺ ہی نبی رہے نہ اور کوئی۔ یعنی جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔'' (بحوالہ قادیانی مذہب ص 251)

بروزی اور اصل میں کچھ فرق نہیں

بروز کے معنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود لکھے ہیں کہ اصل اور بروز میں فرق نہیں ہوتا۔ (بحوالہ قادیانی مذہب ص 252)

''اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت و آخرین منھم سے ظاہر ہے کہ پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہیں جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔'' (بحوالہ قادیانی مذہب 253)

''اور ہمارے نزدیک تو کوئی دوسرا آیا ہی نہیں۔ نہ نیا نبی نہ پرانا بلکہ خود محمد رسول اللہ ﷺ ہی کی

چادر دوسرے کو پہنائی گئی ہے اور وہ خود ہی آئے ہیں۔" (بحوالہ قادیانی مذہب ص 253)

مرزا قادیانی اور حضرت محمد ﷺ کے درمیان کچھ فرق نہ ہونے کا دعویٰ

"حضرت مسیح موعود نے خطبہ الہامیہ میں فرمایا: من فرق بینی و بین المصطفی ما عرفنی و ما رانی یعنی جس نے میرے اور حضرت محمد مصطفیٰ کے درمیان فرق کیا اور دونوں کو الگ الگ سمجھا اس نے نہ مجھے شناخت کیا اور پہچانا اور نہ ہی دیکھا اور سمجھا۔ پس حضور کے اس ارشاد کے مطابق حضور کا دیکھنا اور پہچاننا ان ہی معنوں میں ہے کہ حضور (مرزا صاحب) کو محمد مصطفیٰ ہی یقین کیا جائے۔" (بحوالہ قادیانی مذہب ص 263)

مرزا پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کا وحی لانا

"جو لوگ نبیوں اور رسولوں پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کا وحی لانا ضروری شرط نبوت قرار دیتے ہیں۔ ان کے واسطے یہ امر واضح ہے کہ حضرت (مرزا) صاحب کے پاس نہ صرف ایک بار جبرائیل آیا بلکہ بار بار رجوع کرتا تھا اور وحی خداوندی لاتا رہا۔ (بحوالہ قادیانی مذہب ص 272)

مرزا پر کتاب الٰہی نازل ہونے کا دعویٰ اور تشریعی کا انوکھا فلسفہ

"اگر کسی کو غیر شرعی کہتے ہیں تو اس کا صرف یہ مطلب ہوتا ہے کہ وہ کوئی نیا حکم نہیں لایا ہے۔ ورنہ کوئی نبی ہو ہی نہیں سکتا جو شریعت نہ لائے۔ ہاں بعض نئی شریعت لاتے ہیں اور بعض پہلی شریعت ہی دوبارہ لائے ہیں۔ پس شرعی نبی کا مطلب یہ ہے کہ وہ پہلے کلام لائے۔ رسول کریم ﷺ تشریعی نبی ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ آپ قرآن پہلے لائے اور حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) غیر تشریعی نبی ہیں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ آپ پہلے قرآن نہیں لائے۔ ورنہ قرآن آپ بھی لائے اگر نہ لائے تھے تو خدا تعالیٰ نے یہ کیوں کہا کہ اسے قرآن دے کر کھڑا کیا گیا۔" (بحوالہ قادیانی مذہب 274)

قادیانی کے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی ہے۔

مرزا بشیر احمد نے کلمۃ الفصل میں لکھا:

"اگر ہم بفرض محال یہ بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم کا اسم مبارک اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی،

کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں جیسا کہ وہ (مرزا صاحب) خود فرماتا ہے صار و جودی و جودہ (میرا وجود بعینہ اسی کا وجود ہوگیا) (قادیانی مذہب ص 266)

مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت محمد عبداللہ بن عبدالمطلب اللہ کے رسول ہیں اور آپ کی ختم نبوت کا یہ مطلب ہے کہ آپ کے بعد کسی بھی قسم کا کوئی نیا نبی نہیں ہوگا۔ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کو اللہ تعالیٰ نے یہود کے مکر و فریب سے بچا کر آسمان پر زندہ اٹھا لیا تھا۔ ان کے بارے میں احادیث میں صراحت کے ساتھ آتا ہے کہ وہ قرب قیامت میں آسمان سے نازل ہوں گے اور آپ ﷺ کے امتی کے طور پر امت کی قیادت فرمائیں گے۔ مرزا قادیانی کے مذکورہ بالا حوالجات سے جو باتیں سامنے آئیں وہ یہ ہیں۔

1- مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ بھی اللہ کا نبی اور رسول ہے اور وہ حضرت محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ﷺ کا بروز اور پرتو ہے، لیکن اصل اور پرتو کے درمیان کچھ فرق نہیں ہے وہ بھی حقیقت میں اصل ہی ہوتا ہے۔

2- حدیثوں میں حضرت مسیح (یعنی عیسیٰ) علیہ السلام کے بارے میں جو تصریح ہے کہ قرب قیامت میں آسمان سے نازل ہوں گے تو اس سے مراد خود مرزا قادیانی ہے اس لیے مذکورہ بالا حوالوں میں اس کو مسیح موعود کہا گیا ہے۔ اس دعویٰ کا ایک نتیجہ یہ بھی نکلا کہ مرزا قادیانی نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور ان کو آسمان پر زندہ نہیں اٹھایا گیا اور زمین پر نہیں اتریں گے بلکہ مرزا قادیانی کا آنا ہی ان حدیثوں کی مراد ہے۔

3- حدیث میں جس مہدی کے آنے کا وعدہ اور پیش گوئی ہے اس سے مراد مرزا قادیانی ہے۔ آگے ہم مرزا قادیانی کے ان دعوؤں کے دلائل سے جواب لکھتے ہیں۔

حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی بھی شخص بطور نبی کے نہیں ہوگا

پہلی دلیل

1- قرآن پاک میں ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔ (سورہ احزاب: 40)

ترجمہ: ”محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں

کے ختم پر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔"
تمام مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ خاتم النبین کے معنی یہ ہیں کہ آپ آخری نبی ہیں آپ کے بعد کسی کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ امام حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کے ذیل میں اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

فھذہ الایة نص فی انہ لا نبی بعدہ واذا کان لا نبی بعدہ فلا رسول بالطریق الاولی...... و بذالك وردت الاحادیث المتواترة عن رسول الله ﷺ من حدیث جماعة من الصحابةؓ (تفسیر ابن کثیر ص 193 ج 3)

"یہ آیت اس مسئلہ میں نص اور صریح ہے کہ آں حضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں اور جب آپ کے بعد کوئی نبی نہیں تو رسول بدرجہ اولیٰ نہیں ہوسکتا اور اس مسئلہ پر کہ آپ کے بعد کوئی نبی و رسول نہیں۔ آں حضرت ﷺ کی متواتر احادیث وارد ہیں جو صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت سے مروی ہیں۔
امام قرطبی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

قال ابن عطیة ھذہ الا لفاظ عند جماعة علماء الامة خلفا و سلفا متلقاة علی العموم التام مقتضیة نصا انہ لا نبی بعدہ ﷺ (مسلم)

"ابن عطیہ فرماتے ہیں کہ خاتم النبیین کے یہ الفاظ تمام قدیم وجدید علماء امت کے نزدیک کامل عموم پر ہیں جو نص قطعی کے ساتھ تقاضا کرتے ہیں کہ آں حضرت ﷺ کے بعد کوئی بھی نبی نہیں۔"
حجۃ الاسلام امام غزالی رحمہ اللہ "الاقضاء" میں فرماتے ہیں:

"ان الامة فھمت بالاجماع من ھذا اللفظ و من قرائن احوالہ انہ افھم عدم نبی بعدہ ابداً و انہ لیس فیہ تاویل ولا تخصیص فمنکر ھذا لا یکون الا منکر الاجماع (اقتصاد فی الاعتقاد ص:123)

"بے شک امت نے بالا جماع اس لفظ (خاتم النبیین) سے یہ سمجھا ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی (اور رسول) نہ ہوگا۔ اور اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں۔ پس اس کا منکر یقیناً اجماع امت کا منکر ہے۔

دوسری دلیل

2- آں حضرت ﷺ نے متواتر احادیث میں (وہ احادیث جن کو روایت کرنے والے اتنی کثیر تعداد میں ہوں کہ اُن کے جھوٹ پر متفق ہونے یا سب کے کسی غلط فہمی میں مبتلا ہونے کا احتمال باقی نہ رہے۔ یہ احادیث یقین کا فائدہ دیتی ہیں) اپنے خاتم النبیین ہونے کا اعلان فرمایا۔ اور ختم نبوت کی ایسی تشریح بھی فرمادی کہ اس کے بعد آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے میں کسی شک وشبہہ اور تاویل کی گنجائش باقی نہیں رہی۔

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ ان رسول الله ﷺ قال مثلی و مثل الانبياء من قبلی كمثل رجل بنی بنيانا فاحسنه و اجمله الا موضع لبنة من زاوية من زوايا فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة قال فانا اللبنة وانا خاتم النبيين۔ (بخاری و مسلم و اللفظ لمسلم)۔

"حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت ہی حسین وجمیل محل بنایا، مگر اس کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس کے گرد گھومنے اور اس پر عش عش کرنے لگے اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگادی گئی؟ آپ نے فرمایا میں وہی (کونے کی آخری) اینٹ ہوں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔"

(ب) عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ لعلی انت منی بمنزلة هارون من موسىٰ الا انه لا نبی بعدی۔ (صحيح بخاری ج: 2، ص: 633)

"حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(ج) عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ انه سيكون فی امتی كذابون ثلاثون كلهم يزعم انه نبی و انا خاتم النبيين لا نبی بعدی (ابو داؤد ج: ۲، ص: ۲۲۸)

"حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے۔ ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کسی قسم کا نبی نہیں۔

(د) عن انس بن مالك رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ ان الرسالة و النبوة قد انقطعت فلا

رسول بعدی ولا نبی۔ (ترمذی ص: 51 ، ج: 2)

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلاشبہ رسالت ونبوت ختم ہوچکی ہے۔پس میرے بعد کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ ہونے اور مصلوب نہ ہونے کی دلیل:

پہلی دلیل

قرآن پاک میں ہے:

وقولھم انا قتلنا المسیح

’’(یہود ملعون ہوئے بہ سبب) ان کے قول کے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم کو جو اللہ کے رسول تھے قتل کیا حالانکہ نہ انہوں نے ان کو قتل کیا اور نہ ہی ان کو صلیب پر لٹکایا، لیکن اُن کو اشتباہ ہوگیا۔

آگے فرمایا:

وما قتلوہ یقینا بل رفعه اللّٰه الیه و کان اللّٰه عزیزا حکیما۔

’’یہود نے یقینی طور پر ان (عیسیٰ علیہ السلام) کو قتل نہیں کیا بلکہ ان کو اللہ نے اپنی طرف (یعنی آسمان پر) اٹھالیا۔‘‘

یہ بات مسلم ہے کہ یہود حضرت عیسیٰ علیہ کے جانی دشمن تھے اور انہوں نے آپ کو قتل کرنے کی سازش کی، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی سازش کو ناکام بنادیا اور وہ نہ ان کو قتل کر سکے اور نہ ہی حضرت عیسیٰ علیہ کو صلیب پر لٹکا سکے۔

یہ کہنا صحیح نہیں کہ صلیب پر لٹکایا گیا ہو، لیکن قتل نہ کر پائے ہوں، کیونکہ صلیب پر ہی لٹکا کر قتل کیا جاتا تھا جب قرآن نے قتل کی نفی کی تو معلوم ہوا کہ صلیب پر قتل نہیں کیے گئے اور جب صلیب کی نفی کی تو معلوم ہوا کہ صلیب پر لٹکائے بھی نہیں گئے۔

اور اگر یہ صورت بھی ہو کہ قتل کے بعد صلیب پر لٹکاتے تھے تو یہود کا دعویٰ تو یہ تھا کہ انہوں نے صلیب پر بھی لٹکایا تھا۔قرآن پاک نے اس کی نفی کی اور کہا کہ ان کو صلیب پر نہیں لٹکایا گیا۔اب غور طلب بات یہ ہے کہ پھر یہود نے کس کو صلیب پر لٹکایا؟ اس کے جواب میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ یہود نے شبہہ اور اشتباہ میں کسی اور کو قتل کیا اور اسی کو صلیب پر لٹکایا۔حضرت عیسیٰ علیہ کو وہ قتل بھی نہیں کر سکے۔اسی کو قرآن نے کہا: وما قتلوہ و

ما صلبوه ولكن شبه لهم۔

دوسری دلیل

و ان من اهل الکتب الالیؤ منن به قبل موته۔

''(قرب قیامت کے زمانہ میں) نہیں کوئی اہل کتاب مگر یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی موت سے پہلے ایمان لائے گا۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ''صحیح قول فقط یہی ہے کہ دونوں ضمیریں (یعنی بہ اور موتہٖ میں) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح راجع ہیں۔''

اس قول کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ اہل کتاب (یعنی عیسائی) تو اپنی موت سے پہلے یعنی زندگی میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہیں۔ پھر اس کو ذکر کرنے میں کوئی فائدہ نہ ہوا۔ ہاں اگر یہ مراد ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے تو اس ذکر میں بلاشبہ فائدہ ہے کہ ان کی وفات سے پیشتر جب ان کا آسمان سے نزول ہوگا تو اہل کتاب ان کو دیکھ کر ان کو مانیں گے اور ان کے بارے میں اپنے عقیدے کی تصحیح کریں گے۔

ان دو آیتوں سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ کو نہ قتل کیا گیا اور نہ ہی صلیب پر لٹکایا گیا بلکہ خود ارادہ بد رکھنے والوں کو اشتباہ میں ڈال دیا گیا اور یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ ابھی زندہ ہیں اور ایک وقت آئے گا کہ لوگوں کے سامنے آئیں گے اور اس وقت موجود اہل کتاب یعنی عیسائی ان کو سچا تسلیم کریں گے۔

اب رہا یہ سوال کہ پھر اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ کہاں ہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے:

اذ قال الله یعیسیٰ انی متوفیك و رافعك الی

''جب اللہ نے کہا اے عیسیٰ بے شک میں آپ کو پورا لینے والا ہوں اور آپ کو اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔''

جب اوپر کے دلائل سے واضح ہو گیا کہ ابھی تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت نہیں ہوئی تو متـو فیك اس معنی میں تو نہیں ہو سکتا کہ میں آپ کو وفات یعنی موت دینے والا ہوں۔ (یعنی جسم و روح سمیت)

علاوہ ازیں اگر متو فیك کا مطلب وفات اور موت دینے کے معنی میں لیا جائے تو پھر رافعك الی کا کیا مطلب اور اس کے ذکر کی کیا ضرورت ہوئی؟ کیونکہ قدرتی موت ہو یا قتل دونوں صورتوں میں نیک لوگوں اور

خصوصا انبیاء علیہم السلام کی ارواح کو بلند مقام دیے ہی جاتے ہیں اور اگر بلند مرتبہ مراد ہو تو قتل و شہادت کی صورت میں تو درجہ زیادہ بلند ہو جاتا ہے۔ پھر قدرتی موت کے ساتھ اس کے ذکر کا کیا فائدہ۔

نیز قرآن پاک میں ایک اور مقام میں متوفی کا فعل توفی واقع ہے، لیکن موت کے معنی میں نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ متوفی کا معنی وفات یعنی موت دینا نہیں ہے۔

فرمایا:

اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِھَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِھَا فَیُمْسِکُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْھَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰی...... (سورۂ زمر: 42)

ترجمہ: ''اللہ کھینچ لیتا ہے جانیں جب وقت ہو ان کے مرنے کا اور جو نہیں مرے ان کو کھینچ لیتا ہے ان کی نیند میں۔ پھر جن پر موت ٹھہرا دی ان کو تو رکھ چھوڑتا ہے اور دوسروں کو ایک وقت تک چھوڑ دیتا ہے۔''

دیکھئے توفی کا ترجمہ کھینچ لینا یا لے لینا ہے موت دینا نہیں کیونکہ جن لوگوں کو ابھی موت نہیں آئی نیند میں ان کی ارواح کی توفی کا ذکر ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ توفی تو ہے، لیکن موت نہیں ہے غرض ثابت ہوا کہ توفی کا معنی موت دینے کا کرنا صحیح نہیں۔

غرض قرآن پاک نے خوب وضاحت کے ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے روح و جسم سمیت دنیا سے اوپر اٹھا لیا یعنی آسمان پر اٹھا لیا اور وہ ابھی تک زندہ ہیں اور قیامت سے پیشتر دنیا میں اتارے جائیں گے۔

اسی بات پر پوری امت محمدیہ کا اجماع ہے۔ تفسیر جامع البیان میں ہے۔

الاجماع علی انه حی فی السماء و ینزل و یقتل الدجال و یؤید الدین۔

''اس پر امت کا اجماع ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے اور دین کی مدد کریں گے۔

یہی مضمون قدرے تفصیل سے حدیث میں بھی وارد ہے۔

(1) امام حسن بصری رحمہ اللہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہود سے فرمایا عیسیٰ علیہ السلام ابھی نہیں مرے وہ قیامت کے قریب ضرور لوٹ کر آئیں گے۔

تنبیہ:

رہی یہ آیت:

و ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل۔

''اور نہیں محمد مگر رسول۔ یقیناً ان سے پہلے بھی رسول گزرے''

قد خلت کا یہ ترجمہ کرنا کہ وفات پا گئے غلط ہے بلکہ اس کا اصل ترجمہ ہے گزر گئے یعنی روئے زمین سے گزر گئے اور چلے گئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ پر بھی یہ معنی صادق آتا ہے کیونکہ آپ کو جب آسمان پر اٹھا لیا گیا تو آپ روئے زمین پر سے گزر گئے اور چلے گئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور اس کے بعد کے واقعات

(1) عن النواس بن سمعان رضی اللہ عنہ قال ذکر رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم الدجال ذات غداة...... فبینما هو کذلك اذ بعث الله المسیح بن مریم فینزل عند المنارة البیضاء شرقی دمشق بین مهروز تین واضعا کفیه علی اجنحة ملکین اذا طاطا راسه قطر و اذا رفعه تحدر منه جمان کا للؤلؤ فلایحل لکافر یجد ریح نفسه الامات و نفسه ینتهی حیث ینتهی طرفه فیطلبه حتی یدرکه بباب لد فیقتله......الخ

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا......(اور کہا کہ دجال اس حالت میں ہوگا کہ) اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم کو بھیجیں گے تو وہ دمشق کے مشرقی جانب سفید منارہ کے پاس اتریں گے اس حال میں کہ آپ پر زرد رنگ کا جوڑا ہوگا اور آپ اپنی دونوں ہتھیلیاں دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوں گے جب آپ اپنا سر جھکائیں گے تو قطرے ٹپکیں گے اور جب اپنا سر اوپر اٹھائیں گے تو موتی کی طرح چاندی کے ٹکڑے گریں گے (مراد ہے کہ آپ انتہائی حسین ہوں گے) جو کافر بھی آپ کے سانس کی ہوا پائے گا وہ مر جائے گا اور آپ کے سانس کی ہوا آپ کی حد نگاہ تک پہنچے گی۔ آپ دجال کو تلاش کریں گے۔ یہاں تک کہ آپ اس کو باب لد پر پائیں گے اور اس کو قتل کریں گے۔

پھر عیسیٰ علیہ السلام کے پاس کچھ لوگ آئیں گے جن کو اللہ نے دجال سے محفوظ رکھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے چہرے سے سفر کا غبار جھاڑیں گے اور ان کو جنت میں ان کے درجوں کی خبر دیں گے۔

ان ہی حالات میں اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجیں گے کہ میں اپنے ایسے بندوں کو نکالنے لگا ہوں جن سے لڑنے کی طاقت کسی میں نہیں ہے۔ لہٰذا آپ میرے بندوں کو کوہ طور پر محفوظ کر لیجئے۔

اور اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو چھوڑیں گے جو ہر بلند جگہ سے تیزی سے نیچے اتریں گے ان کے شروع یعنی آگے کے لوگ بحیرہ طبریہ پر سے گزریں گے تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے یہاں تک کہ جب پیچھے والے وہاں سے گزریں گے تو کہیں گے کہ یہاں کبھی پانی ہوا کرتا تھا۔

اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی محصور ہوں گے یہاں تک کہ (کھانے کی اشیاء کی تنگی کے باعث) آج کے تمہارے نزدیک سو دینار سے ایک بیل کی سری زیادہ قیمتی ہوگی۔

اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی یاجوج ماجوج کی ہلاکت کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا کر دیں گے جس سے وہ مر جائیں گے......الخ

2- امام ابوداؤدؒ اپنی سنن میں اور امام احمد بن حنبلؒ اپنی مسند میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمام انبیاء باپ شریک بھائی ہیں مائیں مختلف ہیں یعنی شریعتیں مختلف ہیں جب کہ دین جو کہ اصول شریعت ہیں وہ سب کا ایک ہے اور میں عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ سب سے زیادہ قریب ہوں اس لیے کہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔ وہ نازل ہوں گے۔ جب ان کو دیکھو تو پہچان لینا وہ میانہ قد ہوں گے۔ ان کا رنگ سرخ اور سفیدی کے درمیان ہوگا۔ ان پر دو رنگے ہوئے کپڑے ہوں گے سر کی یہ شان ہوگی کہ گویا پانی ٹپک رہا ہے اگرچہ اس کو کسی قسم کی تری نہیں ہوگی۔ صلیب کو توڑیں گے جزیہ کو اٹھائیں گے۔ سب کو اسلام کی طرف بلائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں سوائے اسلام کے تمام مذاہب نیست و نابود کر دے گا اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں مسیح دجال کو قتل کرائے گا۔ پھر تمام روئے زمین پر ایسا امن ہو جائے گا......عیسیٰ علیہ السلام زمین پر چالیس سال ٹھہریں گے پھر وفات پائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور ان کو دفن کریں گے۔

(3) عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسیٰ بن مریم علیہ السلام فیقول امیر هم المهدی تعال صل لنا۔ (الحدیث)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عیسیٰ علیہ نازل ہوں گے (یعنی اتریں گے) تو مسلمانوں کے امیر مہدی ان سے کہیں گے آئیے ہمیں نماز پڑھائیے (عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تمہارا بعض بعض پر امیر ہے یعنی تم میں سے ایک دوسروں پر امیر ہے۔ اس فضیلت کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا فرمائی

ہے)(المنار المنیف 147)

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبی ﷺ کے بعد ولادت نہ ہوگی۔ بلکہ وہ تو آپ ﷺ کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے ہی پیدا ہو چکے تھے اور آسمان پر اٹھا لیے گئے تھے۔ امام مہدی علیہ السلام کے زمانے میں وہ دو فرشتوں کے سہارے دمشق شہر میں ایک منارہ پر اتریں گے۔ انتہائی حسین ہوں گے کوئی کافر ان کے سانس کی ہوا کہ تاب نہ لا سکے گا اور مر جائے گا۔ وہ دجال کو باب لد پر قتل کریں گے۔ یاجوج وماجوج ان کی زندگی میں نکلیں گے اور بڑی تباہی مچائیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی ہی میں ان کی اور ان کے ساتھیوں کی دعا پر اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کو ہلاک کر دیں گے۔ ان کے زمانے میں بالآخر صرف ایک دین اسلام ہی رہ جائے گا۔ باقی تمام ادیان بشمول عیسائیت اور یہودیت کے دنیا سے ختم ہو جائیں گے۔

مرزا قادیانی میں ان میں سے کوئی بات بھی تو نہیں ملتی۔

امام مہدی علیہ السلام کا احادیث میں ذکر:

1- عن ام سلمة رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول الله ﷺ يقول المهدی من عترتی من ولد فاطمة۔

ترجمہ: ''حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مہدی میری نسل اور فاطمہ کی اولاد میں سے ہوگا۔ (ابوداؤد ج:2 ص:588)

2- عن عبدالله رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال لو لم يبق من الدنيا الا يوم قال زائدة لطول الله ذلك اليوم حتى يبعث رجلا منی او من اهل بيتی يواطی اسمه اسمی و اسم ابيه اسم ابی زاد فی حديث فطر يملأ الارض قسطا كما ملئت ظلما وجورا۔

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی بچے گا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دیں گے تا کہ میرے اہل بیت سے ایک شخص کو اٹھائیں جس کا نام میرے نام کے موافق اور جس کے والد کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ وہ زمین کو عدل وانصاف بھر دے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم و زیادتی سے بھری ہوگی۔ (ابوداؤد، ج:2 ص:588)

(3) عن ابی سعيد الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ المهدی منی اجلى الجبهة اقنى

الانف یملأ الارض قسطا و عدلا کما ملئت ظلما و جورا و یملك سبع سنین۔

”ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مہدی مجھ سے ہوگا۔ (یعنی میری نسل سے ہوگا اس کا چہرہ خوب نورانی چمک دار اور ناک ستواں و بلند ہوگی۔ زمین کو عدل سے بھر دے گا جس طرح وہ پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی اور وہ (کم سے کم) سات سال حکومت کرے گا۔

(4) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال یکون فی امتی المھدی ان قصر فسبع و الا ثمان و الا فتسع تنعم امتی فیھا نعمۃ لم ینعموا مثلھا یرسل السماء علیھم مدرارا و لا یدخر الارض شیئا من النبات و المال کدوس یقوم الرجل یقول یا مھدی اعطنی فیقول خذہ۔

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں ایک مہدی ہوگا۔ اس کی خلافت کی مدت اگر کم ہوئی تو سات سال ورنہ آٹھ یا نو سال ہوگی۔ میری امت اس کے زمانے میں اس قدر خوشحال ہوگی کہ اتنی خوشحال اس سے پہلے نہ ہوئی ہوگی۔ آسمان سے (حسب ضرورت) موسلا دھار بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار اگا دے گی ایک شخص کھڑا ہو کر سوال کرے گا تو مہدی کہیں گے۔ (اپنی حسب خواہش خزانہ میں جا کر) خود لے لو۔ (مجمع الزوائد ج:7 ص:317)

(5) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ یخرج رجل یقال لہ السفیانی فی عمق دمشق وعامۃ من یتبعہ من کلب فیقتل حتی یبقر بطون النساء و یقتل الصبیان فتجتمع لھم قیس فیقتلھا حتی لا یمنع ذنب تلعۃ و یخرج رجل من اھل بیتی فی الحرم فیبلغ السفیانی فیبعث الیہ جندا من جندہ یھز مھم فیسیر الیہ السفیانی بمن معہ حتی اذا صار ببیداء من الارض خسف بھم فلاینجو منھم الا المخبر عنھم۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دمشق کے اطراف سے ایک شخص سفیانی نام کا خروج کرے گا جس کے عام پیروکار قبیلہ کلب کے لوگ ہوں گے۔ یہ قتل عام کرے گا۔ یہاں تک کہ عورتوں کے پیٹ چاک کرے گا اور بچوں تک کو قتل کرے گا۔ اس کے مقابلہ کے لیے قبیلہ قیس کے لوگ جمع ہوں گے۔ سفیانی ان سے بھی جنگ کرے گا اور اس کثرت سے لوگوں کو قتل کرے گا کہ مقتولین سے کوئی وادی نہ بچے گی۔ (اسی دوران) میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کا ظہور ہوگا حرم میں (مراد امام مہدی ہیں) سفیانی کو اس کی اطلاع پہنچے گی تو اپنا ایک لشکر ان سے جنگ

کے لیے بھیجے گا۔اس کا لشکر شکست کھا جائے گا تو خود سفیانی اپنے ہمراہیوں کو لے کر چلے گا یہاں تک کہ جب مقام بیداء (یعنی مکہ و مدینہ کے درمیان چٹیل میدان) میں پہنچے گا تو ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور سوائے ایک خبر دینے والے کے کوئی نہ بچے گا۔(مستدرک ج:4،ص:520)

حاصل کلام یہ ہے کہ حدیثوں میں امام مہدی علیہ السلام کا جو ذکر ملتا ہے اس کے مطابق وہ رسول اللہ ﷺ کے ہم نام ہوں گے۔ان کے والد کا نام عبداللہ ہوں گا۔حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے۔سات سے نو سال تک حکمرانی کریں گے۔دشمنوں سے جنگ اور لڑائی کریں گے۔ان کے زمانے میں سفیانی اور اس کا لشکر مقام بیداء میں دھنسا دیا جائے گا۔خوشحالی اور عدل وامن کا دور دورہ ہو گا ان کا ظہور حرم میں ہو گا۔

مرزا قادیانی میں ان میں سے کوئی بھی تو بات موجود نہیں۔حالانکہ ان احادیث کا مصداق امام مہدی تو صرف وہی شخص ہو سکتا ہے جس میں یہ تمام باتیں پائی جاتی ہوں صرف ایک آدھ بھی نہیں۔

مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کا جھوٹا ہونا خود مرزا کی پیشن گوئیوں کی روشنی میں

سچی پیشین گوئیاں سچے نبی کے حق میں معجزہ اور دلیل نبوت ہوتی ہیں۔مرزا قادیانی کی پیشین گوئیاں غلط نکلیں۔جب کہ ایک پیشین گوئی بھی پوری نہ ہو تو نبوت کا دعویٰ ثابت نہیں ہوتا۔

محمدی بیگم سے شادی کرنے کی پیشین گوئی

10 مئی 1888ء کے مرزائی اشتہار میں تفصیل شائع ہوئی۔

”محمدی بیگم کے ماموں (مرزا امام الدین وغیرہ) جو مجھ کو میرے دعویٰ الہام میں مکار اور دروغ گو خیال کرتے تھے مجھ سے کوئی نشانی آسمانی مانگتے تھے۔اس وجہ سے کئی دفعہ ان کے لیے دعا کی گئی۔سو وہ دعا قبول ہو کر خدا تعالیٰ نے یہ تقریب قائم کی......خدائے قادر وحکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں (محمدی بیگم) کے نکاح کے لیے سلسلہ جنبانی کر اور ان سے کہہ دے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لیے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہو گا،لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہو گا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا......پھر ان دنوں میں جو بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ احمد بیگ کی دختر کلاں کو...... ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لائے گا......“

(تبلیغ رسالت ص:115,117 بحوالہ رئیس قادیان)

''بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لیے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محل امتحان نہیں ہوسکتا۔'' (تبلیغ رسالت ج:1، ص:117، بحوالہ ارفع)

''میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے۔اس کا انتظار کرو۔اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے گی۔''

''یاد رکھو کہ اس پیش گوئی کی دوسری جزو (سلطان محمد کی موت) پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بد سے بدتر ٹھہروں گا۔اے احمقو یہ انسان کا افتراء نہیں نہ یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار ہے۔یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے۔وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتی ہیں۔'' (بحوالہ رئیس قادیان ص:166)

نتیجہ

لیکن نہ تو مرزا قادیانی کا نکاح مرزا احمد بیگ کی بیٹی محمدی بیگم سے ہوا اور نہ ہی محمدی بیگم کے شوہر اور مرزا احمد بیگ کے داماد مرزا سلطان محمد کا انتقال ہوا بلکہ وہ مرزا قادیانی کے انتقال کے بعد بھی بڑی عمر تک زندہ رہا۔

عیسائی مسٹر عبداللہ خاں آتھم سابق ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی ہلاکت کی پیشین گوئی:

اس پیشین گوئی کے بارے میں مرزا قادیانی کے الفاظ یہ تھے۔

''آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو خدا بنا رہا ہے۔وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے......

''میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لیے تیار ہوں۔مجھ کو ذلیل کیا جائے۔روسیاہ کیا جائے۔میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے۔مجھ کو پھانسی دیا جائے۔ہر ایک بات کے لیے تیار ہوں۔اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا

ہوں کہ ضرور وہ ایسا ہی کرے گا ضرور کرے گا زمین و آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔‘‘(بحوالہ رئیس قادیان ج: دوم، ص: 164)

نتیجہ

یہ آتھم جس کے سوا سال میں ہلاک ہونے کی پیش گوئی کی گئی وہ ایک ضعیف العمر بیمار شخص تھا اور ہر چند کہ اس رنجور و سال خوردہ شخص کو موت کے تمام قرائن موجود تھے، لیکن خدائے غیور کو قادیانی متنبّی کی رسوائی منظور تھی اس لیے باوجودیکہ ڈاکٹروں کی بھی رائے تھی کہ وہ چھ ماہ سے زیادہ جانبر نہ ہو سکے گا آتھم ڈھائی تین سال تک زندہ رہا۔

اللہ کے نبی ایسے تو نہیں ہوتے

مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو مسیح موعود کہا۔ حدیث میں آتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا تو وہ صلیب کو توڑیں گے جس کا مطلب یہ ہے کہ صلیب پرستی کو ختم کر دیں گے اور ظاہری صلیبیں بھی توڑ دی جائیں گی۔ لیکن مرزا قادیانی نے اس کے برخلاف صلیب پرستوں کی اطاعت کو فرض قرار دیا، ان کے لیے دعائیں کی اور اپنے خاندان و جماعت کو ان کا خود کاشتہ پودا کہا۔ انگریز لیفٹیننٹ گورنر سے التماس کرتے ہوئے لکھا:

’’صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو 50 برس کے متواتر تجربے سے ایک وفادار اور جانثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ محکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریز کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودے کی نسبت نہایت عظیم، احتیاط اور تحقیق و توجہ سے کام لے۔ اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھے کہ مجھے اور میری جماعت کو خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھے کیونکہ میرے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنا خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا۔ نہ اب فرق ہے۔ لہٰذا ہمارا حق ہے کہ خدمات گزشتہ کے لحاظ سے سرکاری دولت مدار کی پوری عنایات اور خصوصیت کی توجہ کی درخواست کریں تاکہ ہر شخص بے وجہ ہماری آبروریزی کے لیے دلیری نہ کر سکے اور کسی قدر اپنی جماعت کے نام ذیل میں لکھتا ہوں......‘‘ (’’کتاب البریہ‘‘ مندرجہ ’’روحانی خزائن‘‘ ص:، ج: 13)

''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے، اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارہ میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہارات شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روائتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔''

(تریاق القلوب ص: 15، روحانی خزائن، ص: 155,156، ج: 15، مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

''ہم بڑی خوشی سے اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ جناب ملکہ معظّمہ و قیصرہ ہند دام ظلہا کے جشن جوبلی کی خوشی اور شکریہ کے ادا کرنے کے لیے میری جماعت کے اکثر احباب دور دور کی مسافت قطع کر کے 19 جون 1897ء کو ہی قادیان میں تشریف لائے اور یہ سب (225) آدمی تھے اور اس جگہ کے ہمارے مرید اور مخلص بھی ان کے ساتھ شامل ہوئے جن سے ایک گروہ کثیر ہو گیا اور وہ سب 20 جون 1897ء کو اس مبارکہ تقریب باہم مل کر دعا اور شکر باری تعالیٰ میں مصروف ہوئے...... اس تقریب پر ایک کتاب شکر گزاری جناب قیصرہ ہند کے لیے تالیف کر کے اور چھاپ کر اس کا نام تحفہ قیصریہ رکھا گیا اور چند جلدیں اس کی نہایت خوبصورت مجلد کرا کے ان میں سے ایک حضرت قیصرہ ہند کے حضور میں بھیجنے کے لیے بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر بھیجی گئی اور ایک کتاب بحضور وائسرائے گورنر جنرل کشور ہند روانہ ہوئی اور ایک بحضور جناب نواب لیفٹیننٹ گورنر پنجاب بھیج دی گئی اب وہ دعائیں جو چھ زبانوں میں کی گئیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں اور بعد اس کے ان تمام دوستوں کے نام درج کئے جائیں گے جو تکالیف سفر اٹھا کر اس جلسہ کے لیے قادیان میں تشریف لائے۔'' (اعلان مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ششم ص: 128,130 مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی مجموعہ اشتہارات ص: 427,425، ج:2)

''اعلیٰ درجہ کا اخلاص اور محبت اور جوش اطاعت حضور ملکہ معظّمہ اور اس کے معزز افسروں کی نسبت حاصل ہے جو میں ایسے الفاظ نہیں پاتا جن میں اس اخلاص کا اندازہ بیان کر سکوں اسی سچی محبت اور اخلاص کی تحریک سے جشن شصت سالہ جوبلی کی تقریب پر میں نے ایک رسالہ حضرت قیصرہ ہند دام

اقبالہا کے نام سے تالیف کر کے اور اس کا نام تحفہ قیصریہ رکھ کر جناب ممدوحہ کی خدمت میں بطور درویشانہ تحفہ کے ارسال کیا تھا اور مجھے قوی یقین تھا کہ اس کے جواب سے مجھے عزت دی جائے گی اور امید سے بڑھ کر میری سرفرازی کا موجب ہوگا...... مگر مجھے نہایت تعجب ہے کہ ایک کلمہ شاہانہ سے بھی میں ممنون نہیں کیا گیا اور میرا کانشنس ہرگز اس بات کو قبول نہیں کرتا کہ وہ ہدیہ عاجزانہ یعنی رسالہ تحفہ قیصریہ حضور ملکہ معظّمہ پیش ہوا ہو اور پھر میں اس کے جواب سے ممنون نہ کیا جاؤں یقیناً کوئی اور باعث ہے جس میں جناب ملکہ معظّمہ قیصر ہند دام اقبالہا کے ارادہ اور مرضی اور علم کو کچھ دخل نہیں لہٰذا اس حسن ظن نے جو میں حضور ملکہ معظّمہ دام اقبالہا کی خدمت میں رکھتا ہوں دوبارہ مجھے مجبور کیا کہ میں اس تحفہ یعنی رسالہ قیصریہ کی طرف جناب ممدوحہ کو توجہ دلاؤں اور شاہانہ منظوری کے چند الفاظ سے خوشی حاصل کروں اس غرض سے یہ عریضہ روانہ کرتا ہوں۔'' (ستارہ قیصرہ ص:2، روحانی خزائن ص:112، ج15، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

''میں نے (یعنی مرزا صاحب نے) تحفہ قیصریہ میں جو حضور قیصر ہند کی خدمت میں بھیجا گیا یہی حالات اور خدمات اور دعوات گزارش کیے تھے اور میں اپنی جناب ملکہ معظّمہ کے اخلاص وسیعہ پر نظر رکھ کر ہر روز جواب کا امیدوار تھا اور اب بھی ہوں۔ میرے خیال میں یہ غیر ممکن ہے کہ میرے جیسے دعا گو کا وہ عاجزانہ تحفہ جو بوجہ کمال اخلاص خون دل سے لکھا گیا تھا، اگر وہ حضور ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کی خدمت میں پیش ہوتا تو اس کا جواب نہ آتا بلکہ ضرور آتا ضرور آتا اس لیے مجھے بوجہ اس یقین کے کہ جناب قیصرہ ہند کے پر رحمت اخلاص پر کمال وثوق سے حاصل ہے اس یاددہانی کے عریضہ کو لکھنا پڑا اور اس عریضہ کو نہ صرف میرے ہاتھوں نے لکھا بلکہ میرے دل نے یقین کا بھرا ہوا زور ڈال کر ہاتھوں کو اس پر ارادت خط کے لکھنے کے لیے چلایا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ ان دنوں میں بعض جاہل اور شریر لوگ اکثر ہندوؤں میں سے اور کچھ مسلمانوں میں سے گورنمنٹ کے مقابل پر ایسی ایسی حرکتیں ظاہر کرتے ہیں جن سے بغاوت کی بو آتی ہے بلکہ مجھے شک ہوتا ہے کہ کسی وقت باغیانہ رنگ ان کی طبائع میں پیدا ہو جائے گا۔ اس لیے میں اپنی جماعت کے لوگوں کو جو مختلف مقامات پنجاب اور ہندوستان میں موجود ہیں جو بفضلہٖ تعالیٰ کئی لاکھ تک ان کا شمار پہنچ گیا ہے۔ نہایت تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ وہ میری اس تعلیم کو خوب یاد رکھیں جو قریباً سولہ برس سے تقریری اور تحریری طور پر ان کے ذہن نشین کرتا آیا ہوں۔ یعنی یہ کہ اس گورنمنٹ انگریزی کی پوری اطاعت کریں۔ کیونکہ وہ ہماری محسن

گورنمنٹ ہے۔ ان کی ظل حمایت میں ہمارا فرقہ احمدیہ چند سال میں لاکھوں تک پہنچ گیا ہے۔ اور گورنمنٹ کا احسان ہے کہ اس کے زیر سایہ ہم ظالموں کے پنجہ سے محفوظ ہیں۔''

(مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا اعلان اپنی جماعت کے نام مورخہ 7 مئی 1907ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دہم، ص: 122، مولفہ میر قاسم علی صاحب قادیانی، مجموعہ اشتہارات ص: 583-582، ج: 3)

''اگر انگریزی سلطنت کی تلوار کا خوف نہ ہوتا تو ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے، لیکن یہ دولت برطانیہ غالب اور باسیاست جو ہمارے لیے مبارک ہے خدا اس کو ہماری طرف سے جزائے خیر دے۔ کمزوروں کو اپنی مہربانی اور شفقت کے بازوں کے نیچے پناہ دیتی ہے پس ایک کمزور پر زبردست کچھ تعدی نہیں کر سکتا ہم اس سلطنت کے سایہ کے نیچے بڑے آرام اور امن سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور شکر گزار ہیں اور یہ خدا کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں کسی ایسے ظالم بادشاہ کے حوالے نہیں کیا جو ہمیں پیروں کے نیچے کچل ڈالتا، کچھ رحم نہ کرتا بلکہ اس نے ہمیں ایک ایسی ملکہ عطا کی ہے، جو ہم پر رحم کرتی ہے اور احسان کی بارش سے اور مہربانی کے مینہ سے ہماری پرورش فرماتی ہے اور ہمیں ذلت اور کمزوری کی پستی سے اوپر کی طرف اٹھاتی ہے سو خدا اس کو وہ جزائے خیر دے جو ایک عادل بادشاہ کو اس کی رعیت پروری کی وجہ سے ملتی ہے۔'' (نور الحق حصہ اول ص: 4 روحانی خزائن، ص 6، ج: 8، مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)